اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / گیارواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 7رفروری 2025ء بمطابق ۸رشعبان المعظم ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	06
3	رخصت کی درخواستیں۔	09
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	09

جلد 11 ☆☆☆ شمارہ 03

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 7رفروری 2025ء بمطابق ۸رشعبان المعظم ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03 بجکر 55 منٹ پر زیر صدارت میڈم غزالہ گولہ بیگم، ڈپٹی اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

قُلۡ اِنَّنِیۡ ھَدٰىنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۚ دِیۡنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ۚ وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾

﴿پارہ نمبر ۸ سُوۡرَۃُ الانعام آیات نمبر ۱۶۱ تا ۱۶۳﴾

ترجمہ: تُو کہہ دے مُجھ کو سجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراہیم کی جو ایک ہی طرف کا تھا اور نہ تھا شرک والوں میں۔ تُو کہہ کہ میری نماز اور میری قُربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا سارے جہان کا ہے۔ کوئی نہیں اُس کا شریک اور یہی مُجھ کو حکم ہوا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ۔

☆☆☆

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وقفہ سوالات۔میرزابدعلی ریکی صاحب!اپنا سوال نمبر 39 دریافت فرمائیں؟اچھا تو پھراُن کے۔۔۔

پرنس احمد عمر احمدزئی: میڈم اسپیکر!مَیں ایک چیز پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی جی آپ کرلیں۔

پرنس احمد عمر احمدزئی: بات یہ ہے کہ مَیں ایک بہت اہم واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دینا چاہتا ہوں۔کل سے ہمارا خضدار ڈسٹرکٹ پورا بلاک ہے۔بی بی اسماءکو kidnap کیا گیا ہے وہاں سے۔ اِس وقت تک اُدھر ایف آئی آر ایڈمنسٹریشن نے نہیں کاٹی ہے۔آپ سوچتے ہیں کہ پھر حالات صحیح ہوں، کس طریقے سے حالات صحیح ہوسکتے ہیں؟جب اِتنا دل خراش واقعہ ہوتا ہے بلوچستان میں۔ جہاں سب سے پہلے ایک لڑکی کے لیے رشتہ مانگا جاتا ہے اُس سے کہا جاتا ہے کہ بھئی یہ ہم نے کسی کو دی ہوئی ہے اس کی منگنی ہوئی ہے۔اُس کے بعد اُسی لڑکے کو شہید کیا جاتا ہے۔اور پھر اُنکو بولا جاتا ہے کہ اسکو ہم نے مارا ہے اور آپ اس لڑکی کی شادی ہم سے کروائیں گے۔وہ پوری فیملی shift ہوتی ہے گھٹ سے خضدار، (براہوئی:ہَندونے سائیں؟) جی۔انجیرہ سے وہ خضدار shift ہوتی ہے۔اُس کے بعد آئے دن اُنکو میسج دیا جاتا ہے کہ اس لڑکی کو ہم بزورِبندوق اٹھا کے لے جائیں گے۔تو یہ معاملہ ہوتا گیا اُنہوں نے ایڈمنسٹریشن کو متعلقہ جو سرداران تھے اُن سے کہا گیا" کہ جی یہ معاملہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، ہماری بیٹی کے لیے ہر وقت threats آرہے ہیں کہ ہم اُس کو اٹھا کے لے جائینگے"۔جب سرداروں سے کہا جاتا تھا تو معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا، اُسکے بعد پھر یہ معاملہ گرم ہو جاتا تھا۔تو دو دن پہلے 15 مسلح افراد رات ڈیڑھ بجے انکے گھر گئے، جو پروفیسر صاحب ہیں عطااللہ صاحب اُنکے گھر کو توڑا گیا اور ماں اور بیٹیوں کو مارا گیا۔اِس لڑکی کو ایک وِیگو گاڑی میں ڈال کر kindnap کر کے لے گئے۔یہ ایک بہت شرمندگی کی بات ہے کہ بلوچستان کی روایت میں اِس طرح کی کوئی چیز آج تک نہیں ہوئی ہے جو کہ آج ہو رہی ہے۔کیونکہ اگر آج اس پر ہم آواز نہیں اٹھاتے۔یہ سب سے پہلے ہماری ذمہ داری ہوتی ہے ہمارے گھر کی بحیثیت خان آف قلات کا گھر جو کہا جاتا ہے۔یہ ایک بلوچ لڑکی ہے۔اور ایک بلوچ گھرانے سے اس کو اُٹھایا گیا ہے۔اُس کے بعد یہ چیف آف جھالاوان کی ذمہ داری ہوتی ہے اگر وہ کہتے ہیں کہ اِس سے لاتعلق اُنہوں نے اپنے آپ کو کیا ہے۔مگر علاقے وائز وہ اپنے کو لاتعلق نہیں کر سکتے۔کیونکہ وہ بندہ اِنکا نائب ہے اور انکے نائب کے بھائی ظہور احمد نے یہ حرکت کی ہے۔تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل سب سے پہلے میری ذمہ داری ہے اس کے بعد چیف آف جھالاوان کی ذمہ داری اور زہری قبائل کے حساب سے جو اُن کا سردار ہے یہ اُنکی ذمہ داری بنتی ہے۔ہمارے رواج میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کے علاقے میں کوئی حرکت ہوتی ہے، کوئی چوری ہوتی ہے، کوئی قتل ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ قاتل کو ڈھونڈیں، اپنے علاقے سے اُسکو باہر نکالیں یا پھر آپ قاتل

ہیں۔تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ نواب ثناء اللہ زہری کی ذمہ داری ہے، ہماری ذمہ داری ہے، اسکے لیے میں نے آج رات 10:00 بجے جرگہ اپنے گھر پر سرداروں کو بلایا ہے، جو ساروان کے ہیں، جو بھی اِدھر موجود ہیں۔اور کل ہم جرگہ 04:00 بجے خضدار میں کر رہے ہیں۔اور اِس کے بعد جو نتائج نکلیں گے ایڈمنسٹریشن کے لیے، چاہے جس نے یہ حرکت کی ہے۔ اور اُس کے بعد جو نتیجہ وہاں نکلے گا ہم پورے بلوچستان کو انشاءاللہ بند کریں گے۔اِس پر مَیں مذمت کے لیے واک آؤٹ کروں گا۔اور مَیں سمجھتا ہوں کہ جتنے یہاں لوگ ہیں یہ ایک بلوچ کے گھرانے پر ہوا ہے، یہ ایک ناسازگار حرکت ہوئی ہے، عزت کے اوپر ہوئی ہے۔آج مَیں سمجھتا ہوں بی بی اسماء پروفیسر عطاء اللہ صاحب کی بہن نہیں ہے میری بہن ہے۔ میری بہن کو لے جایا گیا ہے اور اِس پر مَیں احتجاج کر کے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میڈم اسپیکر! مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ جو ہوا ہے ہم واک آؤٹ کی حمایت کرتے ہوئے، کل سے ہمارے لوگ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔اور وہاں خضدار بند ہے۔ہم اِس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔اور ابھی تک انتظامیہ وہاں بالکل چُپ ہے۔صبح میں ہمارے پارٹی والوں نے ہم سے contact کیا ''کہ ہم کل سے بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں کوئی response نہیں دے رہا ہے''۔ یہ بلوچستان کی روایت کے خلاف ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو فوراً ایکشن لینا چاہیے۔اور اِس قسم کے واقعات کا تدارک کرنا چاہیے۔ اِس لیے ہم سب اپوزیشن والے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے میں اراکین واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میر شعیب نوشیروانی (وزیر خزانہ): میڈم اسپیکر!

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی جی۔

وزیر خزانہ: میڈم اسپیکر! جس طرح پرنس عمر صاحب نے point raise کیا ہے ڈاکٹر مالک صاحب نے بات کی ہے یقیناً یہ انتہائی قابل مذمت عمل ہے۔گورنمنٹ بھی اسکی مذمت کرتی ہے۔اب اس کے حوالے سے میں آپ سے request کروں گا ایک دو دوست جا کے ہمارے دوستوں کو معزز اراکین کو اسمبلی میں واپس لے کر آئیں تاکہ کارروائی چلے۔چونکہ وہ ٹوکن بائیکاٹ کر چکے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی جی نوشیروانی صاحب جنکو آپ کہیں۔میر صاحب جانا چاہتے ہیں میر صادق صاحب جا رہے ہیں یا پنے میر ظہور بلیدی صاحب اور بخت کاکڑ صاحب ہیں، فیمیل میں سے راحیلہ صاحبہ اور ڈاکٹر ربابہ ہیں جو جانا چاہیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی): دس منٹ کا وقفہ کریں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی دس منٹ کا وقفہ دیں، جی دس منٹ کا وقفہ کر لیتے ہیں جی۔ ٹھیک ہے جی ten minutes کے لیے جی دس منٹ کے لئے وقفہ کر لیتے ہیں۔ جی۔

(اجلاس دوبارہ 05 بجکر 15 منٹ پر شروع ہوا)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی وقفہ سوالات۔ میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 39,40,41,42 اور 63 کو اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کرتے ہیں کیونکہ آج اُنہوں نے چھٹی کی درخواست دی ہے۔

وزیر خزانہ: ایک مہینہ پہلے حاجی زابد ریکی صاحب same nature کے الگ ڈیپارٹمنٹس کے اِسی طرح کے سوالات لائے تھے ہم نے اُنکو یقین دہانی کرائی تھی کہ واشک ڈسٹرکٹ سے جو ڈیمانڈ ہوگی پوسٹوں کی justified ہوں گی تو ہم انشاءاللہ انکو اِس بجٹ میں incorporate کرینگے۔ تو میرے خیال سے same اُسی nature کا ہے، میری ریکوئیسٹ ہے کہ اگر آپ اس کو dispose off کر دیں حاجی صاحب سے بھی further بات چیت کر لوں گا۔ کیونکہ last اجلاس میں مَیں اُنکو اِس حوالے سے ایک commitment دے چکا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: کیونکہ زابد صاحب کی ایک ریکوئیسٹ آئی تھی کہ اُنکے سوالات کو ڈیفر کیا جائے۔ کیونکہ اب وہ موجود نہیں ہیں۔

وزیر خزانہ: میڈم اسپیکر! مَیں نے یہ سامنے آپ کی رکھ لی ہے باقی decision آپ کی ہے، thank you.

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈیفر کر دیں؟ یا dispose off کر دیں۔ اپوزیشن لیڈر صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ ڈیفر کر دیں۔ جی۔ جناب اصغر علی ترین صاحب آپ اپنا سوال نمبر 161 دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: میڈم اسپیکر صاحبہ! Question No.161.

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی: جواب پورا دوں یا پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

☆**161 جناب اصغر علی ترین، رکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 24 دسمبر 2024ء۔</u>

کیا وزیر آبپاشی از راہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، ملکیار نالہ جو کہ بند خوشدل سے مل رہا ہے اس وقت مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے کافی پانی ضیاع ہو جاتا ہے اور بارش کے دنوں میں خصوصاً خستہ حالات کی بنا سیلابی صورتحال پیدا ہو جاتا ہے جس سے مقامی آبادی کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس بابت صوبائی حکومت نے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں، کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر آبپاشی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 جنوری 2025ء۔

بندخوشدل خان کی بحالی کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کی مالی معاونت سے ایمرجنسی فلڈ اسٹیٹس پروجیکٹ (EFAP) کے تحت ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں۔

1۔ اسکیپ ویئر کی تعمیر 121.036 ملین روپے، اضافی پانی کے بہاؤ کو منظم کرنے کے لئے۔

2۔ تحفظات بند کی تعمیر 390.138 ملین روپے، سیلاب سے مقامی آبادی اور زرعی زمین کو بچانے کے لئے۔

3۔ چینلز کی صفائی اور گیٹس کی مرمت 71.142 ملین روپے، آبپاشی کے نظام کی بہتری کے لئے۔

یہ اقدامات آئندہ سیلابی خطرات سے نمٹنے اور متاثرہ علاقوں کی بحالی کو یقینی بنانے کے لئے جارہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی اصغر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: میڈم اسپیکر صاحبہ! میرا سوال یہ تھا کہ یہ ایک سیلاب ایک ریلا آتا ہے، ایک، اور وہ سیلابی ریلا وہ ایک بہت بڑی اسپیڈ سے آتا ہے اور وہ آتے ہوئے بستی کی طرف مڑ جاتا ہے۔ یہاں اُنہوں نے ایک، مَیں نے سوال اُن سے کیا ہے کہ بندخوشدل خان ایک تاریخی ڈیم ہے۔ اور یہاں اگر پشین کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک بہت بڑا ڈیم ہے اور وہ ڈیم خشک پڑا ہے اُس کی وجہ کیا ہے کہ جب بھی یہ پانی برشور سے ہماری طرف آتا ہے اور یہاں اس ڈیم کی طرف پہنچ جاتا ہے تو یہاں ڈیم کا جو نالہ ہے جس سے پانی گزر کے ڈیم کی طرف جاتا ہے، وہ نالہ بالکل کچا ہے۔ اور اُس کے بعد اُسکی جو دو گیٹس لگے ہوئے ہیں ایک جہاں سے پانی داخل ہوتا ہے وہاں غالباً، چودہ گیٹس لگے ہوئے ہیں جہاں سے پانی نے آؤٹ ہونا ہے جہاں نکلنا ہے وہاں چار گیٹس لگے ہوئے ہیں تو وہاں جب وہ دس گیٹس یا آٹھ گیٹس کھولے جاتے ہیں وہ اسپیڈ کا زیادہ ہونا اور پانی کا جو کسی اسپیڈ کا کم ہونا اس درمیان جو پانی رہ جاتا ہے پھر وہ دیہاتوں میں چلا جاتا ہے۔ اب انہوں نے مجھے جو جوابات دیئے ہیں ابھی وہ پوائنٹ نمبر 1 میں کہا ہے ٹھیک ہے دوسرا بھی ٹھیک ہے تیسرا جو لکھتا ہے کہ چینلز کی صفائی اور گیٹس کی مرمت، آبپاشی کے نظام کی بہتری کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اب اسمیں مَیں نے جب اِن سے پوچھا اور مَیں جب پی سی وَن دیکھا اُس میں گیٹس کی مرمت یا گیٹس کی تبدیلی یا جو پانی اسپیڈ آتا ہے اُسکو بیلنس کرنے کے لئے پی سی وَن میں اس قسم کا کوئی ورک نہیں ہوا ہے اور نہ ہے اسمیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ بہت بڑا ڈیم ہے میڈم اسپیکر صاحبہ! ہمارے ہاں وہاں جو پانی کا لیول ہے وہ ہزار سے بارہ سوفٹ نیچے ہے۔ no-doubt کہ اِس پر یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے اور یہاں ڈب خان زئی اور یہ اسکان خان سے لیکر یہ سارا سیلابی ریلہ جو دیہاتوں میں، اِس کا رُخ موڑ رہے ہیں کام چل رہا ہے لیکن جو ڈیم کے پانی کا جو اسٹوریج ہے اُسکا نظام نہیں ہے۔ تو میری منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ یہ جو آج کل جو پی سی وَن ڈیپارٹمنٹل بن رہے ہیں گورنمنٹ بنا رہی ہے اِس میں اسکو

prefer کیا جائے اسکو شامل کیا جائے یہ بہت بڑا ڈیم ہے میڈم۔اس ڈیم کے بننے سے یہ ہوگا کہ جو پانی کا لیول ہزار بارہ سوفٹ پر ہے وہ غالباً سات آٹھ سوفٹ پر آ جائے گا۔تو اسکے گیٹس کی مرمت ہے ان کے چینل اِسکے ریپئر کی ضرورت ہے یہ میری ریکوئیسٹ ہے منسٹر صاحب سے کہ kindly ذرا اسکو دیکھ لیجئے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی: رکن نے بند خوشدل کے بارے میں جن خدشات کا اظہار کیا ہے محکمہ اریگیشن اس سلسلے میں ہر طرح کی جو معزز رکن ہمیں تجاویز دیں گے آنے والی پی ایس ڈی پی میں اُسکو مزید شامل کیا جائے گا۔اس وقت جو وہاں ہے میڈم! بند خوشدل خان کی بحالی کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک ADP کی مالی معاونت سے فلڈ ایمرجنسی اسٹیٹس پروجیکٹ EFAP کے تحت ذیل اقدامات کیئے جا رہے ہیں۔اسکیپ ویئر تعمیر کے لئے 121.036 ملین روپے کے اضافی پانی کے بہاؤ کو منظم کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔تحفظات بند کی تعمیر 390.138 ملین روپے، سیلاب سے مقامی آبادی اور زرعی زمین کو بچانے کے لئے اقدامات کیئے جا رہے ہیں تو اس سلسلے میں اگر مزید ہمارے معزز رکن تجویز دیں گے ہم ایک ٹیم بھی بھیج دیں گے جن جن خدشات کا اُنہوں نے اظہار کیا ہے سوموار کے دن ہمارے دفتر میں آئیں ہمارے چیف انجینئر، سیکرٹری صاحبان، ہم بیٹھ کے اُنکی جو بھی تجاویز ہیں انشاء اللہ اُنکو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی.thank you

جناب اصغر علی ترین: میڈم اسپیکر صاحبہ! بالکل جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں اس کی اسپیل وے کا بالکل کام جاری ہے اور تحفظاتی بند کی تعمیر کا کام بالکل جاری ہے اسمیں کوئی شک نہیں ہے۔میڈم! یہ اُس ٹائم تک مفید ہوگا کہ جب آپ کے ڈیم میں پانی آ کے جمع ہو جائے گا۔یہ آپ اِتنے اربوں روپے خرچ کریں کروڑوں روپے خرچ کریں لیکن جب تک پانی اُس ڈیم میں آ کے جمع نہیں ہوگا اسکا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے۔یہ جو اسپیل وے کی بات کر رہے ہیں یا بند کی بات کر رہے ہیں تحفظاتی بند اُسکی بات کر رہے ہیں میڈم! یہ دو سال پہلے قبل پشین میں پانی آیا تھا اسمیں ڈَب خان زئی، کلی حمید آباد، کلی منزکی حتیٰ کہ اس میں کلی شازئی، یہ سب پانی اُن دیہاتوں میں چلا گیا تھا۔پھر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی مہربانی اُن سے ہم نے ڈسکس کیا اور اُس پر انہوں نے تیزی سے کام کیا ابھی بھی تیزی سے کام جاری ہے مَیں نے خود وِزٹ کیا ہے۔ چیف صاحب اور سیکرٹری صاحب بھی on-board ہیں ہمیں صرف یہ ہے کہ اِتنا پیسہ اگر ہم خرچ کر رہے ہیں اور اسکے باوجود بھی اگر ڈیم نہ بھرے پھر تو اِن پیسوں کا ضیاع تو ہوگا۔تو ہماری ریکوئیسٹ یہ ہے مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں منسٹر صاحب کا کہ یہ جو پندرہ فیصد کام اسمیں رہ گیا ہے یہ ڈیپارٹمنٹل کام تھا کہ بند میں پانی آ جائے ڈیم میں پانی آ جائے اور already جو پانی کی سطح جو بارہ سوفٹ پر گیارہ سوفٹ پر چلی گئی ہے اس سے پانی کی سطح اوپر آ جائے گی اور اس سے زمینداروں کو اور

ہمارے لوگوں کو بڑا فائدہ ہوگا شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی.thank you۔وقفہ سوالات ختم۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: **رخصت کی درخواستیں۔**

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ اور انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب نے آج تا تا اختتامِ اجلاس جبکہ جناب عبدالمجید بادینی صاحب، میر عاصم کُرد گیلو صاحب، سردار فیصل خان جمالی صاحب، جناب اسفندیار خان کاکڑ صاحب، جناب رحمت صالح بلوچ، میر اسداللہ بلوچ صاحب، جناب ظفر علی آغا صاحب، نوابزادہ زرین خان مگسی صاحب، میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، جناب زاہد علی ریکی صاحب اور جناب رَوِی پہوجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

مجلس قائمہ برمحکمہ صنعت وتجارت کی رپورٹ رمسودہ قانون کا پیش ومنظور کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ مجلس قائمہ برمحکمہ صنعت وتجارت! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کریں۔

جناب فضل قادر مندوخیل (چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ صنعت وتجارت): رپورٹ بر بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مجلس قائمہ کی رپورٹ بر بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ صنعت وتجارت! بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں شعیب نوشیروانی وزیر خزانہ وزیر برائے محکمہ صنعت وتجارت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ صنعت وتجارت! بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: میں شعیب نوشیروانی وزیر خزانہ، وزیر برائے محکمہ صنعت وتجارت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشنز کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

مجلس قائمہ برمحکمہ زکواۃ وعشر کی رپورٹ رمسودہ قانون کا پیش ومنظور کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ مذہبی امور! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کریں۔

جناب فضل قادر مندوخیل: میں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ مذہبی امور، مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ مذہبی امور! بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ شہناز عمرانی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مَیں شہناز عمرانی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور، وزیر برائے محکمہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرِغور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرِغور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ مذہبی امور! بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور: میں شہناز عمرانی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ مذہبی امور، وزیر برائے محکمہ مذہبی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ جی تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان زکوٰۃ وعشر کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 11 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

وزیر خزانہ! آئین کے Article-160 کی شق (3 ب) کے تحت 2nd Biannual Report on Monitoring of the implementation of NFC Award (جنوری تا جون 2022ء) ایوان میں پیش کریں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): میں وزیر خزانہ آئین کے Article-160 کے شق (3 ب) کے تحت 2nd-Biannual Report on Monitoring of the implementation of NFC Award (جنوری تا جون 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: آئین کے Article-160 کی شق (3 ب) کے تحت 2nd Biannual Report on Monitoring of the implementation of NFC Award (جنوری تا جون 2022ء) تک ایوان میں پیش ہوئی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی اس پر بات کریں گے؟ جی مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جزاک اللہ۔ مَیں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو میڈم اسپیکر! یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ایوان مؤثر انداز میں چلے، اس کی حاضری اچھی ہو۔ ابھی ایک گھنٹے سے زائد اجلاس لیٹ شروع ہوا۔ پارلیمانی لیڈرز جتنے ہیں اُن کی ذمہ داری ہے، صادق عمرانی صاحب نے تو ایک تجویز دی ہے کہ مجھ سے کہا کہ آپ پیش کریں تو میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اُنہوں نے کہا کہ جو پارلیمانی لیڈرز ہیں اُن کے ایم پی ایز نہیں آتے ہیں یا لیٹ آتے ہیں اُن کے بجٹ کو کٹ لگایا جائے۔ اُن کی تنخواہ، وہ تنخواہ تو پوری لیں گے لیکن ان کا جو بجٹ ہے پارلیمانی لیڈرز جتنے حکومتی، میڈم! یہ ایوان، یہ پارلیمنٹیرین کو۔ پارلیمنٹ کو عزت دینی چاہیے۔ جو پارلیمنٹیرین کا دعویٰ کرتے ہیں وہ پارلیمنٹ کو عزت نہیں دیتے، پارلیمنٹ کو عزت کون دے گا؟ تو یہ ایک ایک گھنٹہ بلوچستان ایک کروڑ 48 لاکھ لوگوں کی نمائندہ پارلیمنٹ ہے اُس کی حالت یہ ہے کہ ایک ایک گھنٹہ لیٹ ہوں، ہم پاکستانی قوم کو وقت کی پابندی کیسے کرائیں گے؟ ہم بلوچستان کی قوم کو اچھی منزل کیسے دیں گے؟ اچھے ٹریک کیسے دیں گے؟ تو اِس لیے مَیں نے کل کہا تھا کہ اندر تو سارجنٹ ہے اندر لیکن باہر بھی سارجنٹ ہونا چاہیے تاکہ یہ بروقت، یہ ہمارے لیے میں بطور پارلیمنٹیرین پارلیمانی لیڈر ایک تو بات میری ہے۔ دوسری بات یہ ہے میڈم اسپیکر! یہ قواعد ہیں صوبہ اسمبلی کا اسمیں ایک قاعدہ ہے 167۔ آج اس پارلیمنٹ کا بلوچستان اسمبلی کا ایک پارلیمانی سال ہمارا پورا ہونے والا ہے۔ اِس پورا سال جو وعدے ہوئے، وزراء کی طرف سے، پارلیمانی سیکرٹریز کی طرف سے، حکومت کی طرف سے، اسمیں ہے کہ ایک باقاعدہ مجلس بنائی جائیگی، پوری رپورٹیں آئیں گی، کہ یہ پورا سال جتنے وعدے ہوئے، جتنی یہاں یقین دہانیاں ہوئیں، اِن پر کتنا فیصد عمل ہوا کتنا فیصد عمل نہیں ہوا۔ آیا مَیں سوال کرتا ہوں کہ یہ مجلس کا تقرر ہوا ہے؟ یہ مجلس سات رکنی مجلس 167 بننا تھا۔ اور یہ رپورٹ بھی آجائے اگلے اجلاس میں آنا چاہیے کہ پورا سال جو یقین دہانیاں ہوئی ہیں اسکی تعداد کتنی ہے۔ جتنے وعدے ہوئے ہیں ان پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے کتنا عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ اس قاعدہ 167 کی روشنی میں ایوان کے سامنے آنی چاہیے۔ ایک تو یہ اگر پارلیمانی سال پورا ہونے والا ہے۔ تیسری میری بات یہ ہے میڈم اسپیکر! پہلے بھی ہم بارڈر کے بارے میں بات کررہے تھے کہ چمن بارڈر بند ہے، پنجگور بند ہے، تربت بند ہے، گوادر بند ہے، تفتان بند ہے، ہمارا ماشکیل بند ہے۔ اِس کی انشاء اللہ جب Moday کو سیشن ہوگا پوری اس کی صورتحال ہم بیان کریں گے اِن کیمرہ سیشن میں پوری تفصیل کہ اسکے منفی اثرات کتنے صوبے پر پڑے اسمیں انشاء اللہ تفصیلی بات کریں گے۔ ابھی مَیں نہیں کروں گا لیکن ابھی میرے پاس ایک نوٹیفکیشن ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں ہے اسسٹنٹ کمشنر گوادر کی طرف سے۔ مَیں صوبائی حکومت سے کہتا ہوں وہ ایمانداری سے مجھے بتائیں کہ بہت سارے اُن کے فیصلے ہیں، مَیں کہتا ہوں اُن کی طرف سے، مَیں اپوزیشن کا ممبر ہوں۔ لیکن اُن کی طرف سے میں کہتا ہوں اُن کو پتہ نہیں ہے۔ اُن کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں ہے۔

یہ نوٹیفکیشن ہے اس میں لکھا ہے۔ مَیں نے اتوار کے دن دفتروں کی چھٹی سنا ہے کہ سرکاری دفتر چھٹی ہوتے ہیں۔ بارڈر کا دو دن کا نوٹیفکیشن جاری ہوتا ہے حکومت بلوچستان کی طرف سے کہ دو دن فلاں بارڈر بند ہے۔ کبھی مین روڈ کی چھٹی ہوئی ہے؟ مین روڈ کی چھٹی ہوئی ہے کہ یہاں اتوار کے دن نہ گزرا جائے؟ یہ حکومتِ بلوچستان، اسسٹنٹ کمشنر گوادر نے لکھا ہے کہ حکومت بلوچستان کی ہدایت پر فلاں چیک پوسٹ اتوار کو بند ہوگی۔ حکومتی وزراء ہیں، میں یقین سے کہتا ہوں کسی کو پتہ نہیں آپ اندازہ لگائیں یہ بلوچستان کے فیصلے کون کرتا ہے؟ کبھی روڈ کی چھٹی ہوتی ہے؟۔ پتہ نہیں کہ یہ 26ویں ترمیم تو نہیں ہے؟ جب 26ویں ائینی ترمیم میں تو یہ نہیں آیا ہے۔ یہ 29ویں ترمیم ہے۔ حکومت ہے، اس میں لکھا ہے اس میں اسسٹنٹ کمشنر گوادر لکھ رہا ہے حکومتِ بلوچستان کی ہدایت پر۔ یہ میرے سامنے حکومت بلوچستان کی ہدایت پر تلار چیک پوسٹ اتوار کو بند ہوگی۔ بھئی یہ چیک پوسٹ ہے مین روڈ ہے، لوگ، یہ کوئی آرڈر ہے صادق عمرانی صاحب کو مَیں قسم کھاؤں گا پتہ نہیں ہے۔ ظہور بلیدی صاحب کو میں قسم کہوں گا پتہ نہیں ہے۔ کسی وزیر کو بھی قسم کھاتا ہوں پتہ نہیں ہے۔ یہ آرڈر شعیب صاحب! آپ کو پتہ ہے؟ یہ نور محمد دمڑ صاحب! آپ کو پتہ ہے۔ اچھا بخت محمد کاکڑ صاحب! آپ کو پتہ ہے۔ کسی وزیر کو پتہ نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مولانا صاحب! جو آپ کے ہاتھ میں پیپر ہے اِس کی ایک کاپی آپ جمع کرادیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی مَیں آپ کو دیتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی آپ دے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے اندازہ لگا ہے میڈم اسپیکر! یہ میری حکومتی لوگوں سے گزارش ہے بلوچستان ہمارا ہے۔

وزیرخزانہ: میڈم اسپیکر! directly معزز اراکین سے مخاطب نہ ہوں، through آپ کے ہوں۔ دوسرا انہوں نے ایک بات کہی کہ چیک پوسٹ بند ہے۔ اِس پر تو ان کو خوش ہونا چاہیے کہ چیک پوسٹ بند گئی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: روڈ بند ہے، روڈ بند ہے۔ دیکھیں میڈم اسپیکر! یہ بالکل زیادتی ہے، حکومت بلوچستان کو جو پتہ نہیں ہے، حکومتِ بلوچستان عوام کے نمائندے ہیں آپ عوام کے نمائندے ہیں اب بارڈر دو دن بند کرتے ہیں، آپ نے بارڈر بند کردیا ۔ آپ تین دن بند کریں تین دن اُس کی بھی مخالفت کررہے ہیں، آپ نے چمن بارڈر بند کیا تو بند۔ اب آپ روڈ کیوں بند کرتے ہیں؟ اب مین روڈ کیوں بند کرتے ہیں۔ لوگ جاتے ہیں کاروبار کرتے ہیں روزگار کرتے ہیں یہ آرڈر آپ کو کون دیتا ہے یہ حکومتِ بلوچستان بتادے۔ کہ یہ زیادتی ہے میں اس کی مذمت بھی کرتا ہوں حکومت بلوچستان نے اگر فیصلہ کیا ہے تو اس کی بھی مذمت کرتا ہوں۔ حکومت والوں کو پتہ نہیں ہے۔ مجھے پتہ ہے جب پتہ

نہیں ہے تو وکالت نہ کریں مجھے یقین ہے حکومت بلوچستان کے کسی وزیر کو پتہ نہیں ہے۔ جی جزاک اللہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی میر صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): میڈم! انہوں نے بڑے طنزیہ انداز میں یہ کہا کہ چیک پوسٹ کی چھٹی ہے۔ میں ان کو گوش گزار کر رہا ہوں کہ ہمارے آئینِ پاکستان میں یہ چیز واضح لکھی ہوئی ہے کہ کسی بھی پاکستانی شہری کی mobility اسکو آپ نہیں روک سکتے۔ تو حکومت آئین کے برعکس نہ کوئی اس طرح کا نوٹیفکیشن کر سکتی ہے اور نہ ہی اس طرح کا نوٹیفکیشن ہو سکتا ہے۔ میں ضرور اِس بات پر ہم لوگ انکوائری کریں گے کہ جو چھٹی مولانا صاحب نے لہرائی ہے اسکے پیچھے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ جو بھی ہوگا مولانا صاحب کو آگاہ کیا جائے گا۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: پچھلے دنوں مائنز اور منرلز ایسوسی ایشن والے میرے پاس آئے تھے۔ اِن لوگوں نے، کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ ہماری ایک مین اکانومی مائنز اینڈ منرلز اور آئل ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارے جو اوپر ہیں روز بروز ہماری گرفت تنگ ہوتی جا رہی ہے۔ جو لوکل مائنز owner تھے اُنکے مائنز کینسل ہو رہے ہیں۔ اور یہ ان لوگوں کو الاٹ ہو رہا ہے۔ اگر ہمیں ایکڑوں کے حساب سے ہوتا ہے۔ تو پھر ان کو thousands کے حساب سے ہو یہ الاٹ ہو رہے ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا کہ جی ہمارا تو بلوچستان کا ایک مین ریسورس یہی مائنز اینڈ منرلز ہیں۔ چاہے پشتون علاقوں کا ہو۔ چاہے بلوچ علاقوں کا ہو۔ بلوچستان کا مطلب ایک ہے۔ جہاں کہیں ہمارے، مَیں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کرو یہ تمام ریسورسز کو اس طرح تو آپ لوگ اُن کے ہاتھوں میں نہ دیں۔ ہم لوگ اتنا بے بس نہیں ہو جائیں کہ بلوچستان میں کچھ بھی نہ بچے۔ اگر اِس طرح سے ہم نے یہ اُن لوگوں کو دے دیا ہے۔ خیر ہم question بھی کریں گے منسٹر صاحب سے ہم گزارش بھی کریں گے کہ explorations کے جتنے لائسنس ایشو ہوئے ہیں وہ اسمبلی کے سامنے لائیں۔ اور میں گزارش کرتا ہوں اس کے علاقے کے بھی لوگ ہیں واشک کے بھی ہیں، چاغی کے بھی ہیں، خضدار کے بھی ہیں اور پشتون علاقوں کے بھی ہیں۔ آپ اس ایسوسی ایشن کو بلائیں ان کی جو grievances ہیں ان کو کم از کم address کریں۔ کہ اگر یہ ریسورسز گئے پھر ہمارے پاس تو ریسورس نہیں ہیں۔ تو میری گزارش ہے گورنمنٹ سے کہ آپ ان کو بلائیں ان کے ان لوگوں نے بہت چارٹر آف ڈیمانڈ دے دیا ہے، وہ میں نہیں پڑھوں گا وقت آپ لوگوں کا قیمتی ہے لیکن اتنی میں شعیب صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان کو بلائیں ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے جو بنیادی مسئلے ہیں اُن کو حل کریں۔ thank you.جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر خزانہ صاحب۔

وزیرخزانہ: میڈم اسپیکر! ان کے ساتھ، ایسوسی ایشن کے ساتھ انشاءاللہ میٹنگ کریں گے۔ اُن کی grievances کو سنیں گے۔ صرف ڈاکٹر صاحب کے اِس معزز ایوان کے نالج میں یہ بات لاتا چلوں۔ ہم نے یہ بارہا میٹنگیں کی ہیں کہ کچھ ایسے مائنز جو الاٹ ہوئے ہیں لیز پر مختلف مائنز اونرز کو، جو دس دس، بیس بیس سال سے ایسے ہی خالی بند پڑے ہوئے ہیں۔ تو ہم نے یہ وجہ دریافت کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اِسی سے تو ہماری اکانومی ہمارے جو بلوچستان کا جو ایک روزگار ہے وہ پہیہ چلنا اِسی پر ہے۔ تو غیر ضروری طور پر اپنے نام پر الاٹ کرنا اور بیس بیس سال ایسے رکھنا تو وہ بھی اس صوبے کے ساتھ ظلم ہے۔ تو یہ بات ایک میٹنگ میں میں نے کی تھی کہ اُن سے پوچھا جائے۔ لیکن میں ڈاکٹر صاحب کو یقین دلاتا چلوں ایسا نہیں ہوگا کہ قواعد اور ضوابط کے برخلاف کسی کا کینسل کیا جائے۔ ہاں اگر کہیں پر rules violate ہو رہے ہیں تو ڈاکٹر صاحب اس پہ ایگری کریں گے لیکن انشاءاللہ ہم یقین دلاتا چلوں کہ ایسوسی ایشن کو بلائیں گے ان کے ساتھ بیٹھیں گے ان کی grievances کو سنیں گے انشاءاللہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب! آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔ جی بولیں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: میڈم اسپیکر! میں منسٹر مائنز اینڈ منرلز کو گوش گزار کروانا چاہتا ہوں۔ کھوسٹ ایک ایریا ہے جو شاہرگ اور ہرنائی میں آتا ہے۔ یہاں عرفات کول مائنز ہے اور بڑی چار پانچ اور کمپنیز ہیں۔ جو کہ ایک سال سے وہ بند پڑی ہیں۔ اب کوئی ایسا reason نہیں کہ بھائی یہ کیوں؟ حالانکہ ایف سی بھی انکو protect کر رہی ہے۔ اور وہاں جو مائنز اونرز ہیں اُن کی بھی بڑی خواہش ہے۔ میرے پاس آئے تھے مجھے ریکویسٹ کی کہ بھائی آپ بات کریں اپنے منسٹر صاحب سے اور اسمبلی فلور پر۔ تو منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے کہ اِن کمپنیز کو جو بہت اچھی کمپنیز ہیں، بہت ٹاپ کلاس کا انکا کول مائنز ہیں اور لوگوں کو روزگار بھی ان سے مل رہا تھا اور میں مائنز اونرز کو بھی ان سے بڑا فائدہ ہو رہا تھا، علاقے کے لیے بڑا اچھا تھا۔ لیکن اس کو بند کیا گیا ہے۔ کیوں بند کیا گیا ہے؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو دیکھ لیں۔ اِن کے جو مائنز اونرز ہیں ان کو میں ان کے پاس بھجوا دوں گا اُن کو سنیں۔ اور یہ جو مائنز ہیں ان کو دوبارہ کھول دیں تا کہ لوگوں کو روزگار بھی ہو اور مائنز آنرز کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ جی یہ مَیں نے بات کرنی تھی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیرخزانہ: یہ دینا چاہیں بلیک اینڈ وائٹ میں یا جو نئز اونرز ہیں اُنکو ملوانا چاہیں انشاءاللہ میں بالکل اُن کی بات سننے کے لیے تیار ہوں۔ وجوہات پوچھنا بھی ضروری ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے بند ہیں یا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی پابندی لگی ہے۔ جب پورا پکچر سامنے آئے گا انشاءاللہ اس پر ایکشن اُٹھائیں گے thank you. جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی any question. جی۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی): میڈم ڈپٹی سپیکر! اِس ایوان میں خان صاحب اور ڈاکٹر مالک صاحب نے خضدار کے واقعے کی جو افسوسناک ایک واقعہ پولیس لائن میں رونما ہوا ہے، اِس پر پورا ایوان چاہے وہ حکومتی پارٹی کے اراکین اسمبلی ہیں چاہے اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، سب کی ایک ہی مشترکہ رائے ہے۔ ابھی اسمبلی کے اجلاس کے بعد ہم چیف منسٹر صاحب سے رابطہ کریں گے اور آئی جی پولیس سے بھی۔ اور ہماری کوشش ہوگی حکومت لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ یہ اِتنا بڑا واقعہ ہوا ہے ایک قبائلی رسم و رواج کے مطابق بھی کہ وہاں کے چیف آف ساروان کو معززین کو اس مسئلے کو حل کرنے کی فوری طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ جہاں تک قانون کا تعلق ہے انشاءاللہ اس پر ہر قسم کی قانونی کارروائی ہوگی۔ اور فوری طور پر چیف منسٹر صاحب کو، ہم آج اپوزیشن سے مذاکرات، حکومتی پارٹی اور اپوزیشن اس بات پر متفق ہوئے کہ اس واقعے کی فوری طور پر FIR لواحقین جو چاہتے ہیں اُن کی دادرسی ہونی چاہیے۔ اور اس کی FIR ہونی چاہیے۔ اِس سلسلے میں میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے واک آؤٹ ختم کر کے واپس آئے۔ انشاءاللہ چیف منسٹر سے آج ہی بات کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ thank you

میڈم ڈپٹی اسپیکر: any question۔ جی کسی نے اگر بولنا ہے؟۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: شکریہ میڈم اسپیکر۔ میر صادق عمرانی صاحب نے بڑی اچھی طرح وضاحت کی۔ اس واقعے پر کوئی بھی ذِی شعور انسان اس کو نفرت کی نگاہ سے ضرور دیکھے گا اور یہ ایک انسانیت سوز واقعہ ہوا ہے۔ اور جس کی نہ قبائلیت، نہ بلوچی روایات، نہ اسلامی روایات، نہ ہماری ملکی روایات اس کی اجازت دے سکتی ہیں۔ آئی جی صاحب سے میری بات ہوئی ہے۔ اُن کا کہنا یہ ہے کہ پولیس اس کو ڈھونڈ رہی ہے۔ اس کے ساتھ قبائلی لوگ بھی اس کے پیچھے گئے ہیں۔ اُنہوں نے کچھ ملزمان کے نام بھی mention کیے ہیں جو اسمبلی فلور پر کہنا مناسب بھی نہیں ہے لیکن اُن کی گزارش یہ ہے کہ جو protestors ہیں، وہ اگر FIR کریں تو پولیس کے لئے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے زیادہ آسانی ہوگی۔ تو یہ اُن کا جو کہنا تھا میں نے کہا اسمبلی کو میں apprise کروں۔ اور اسکے علاوہ جتنی بھی قبائلی شخصیات ہیں وہ بھی پولیس کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں اور جو متعلقہ قبیلے سے جو بچی اغوا ہوئی ہے اُنکے جو قبائیلی نواب ہیں، وہ بھی پولیس کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 10 فروری 2025ء بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 04 بجکر 52 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆